بسم اللہ الرحمن الرحیم
پردۂ شرعی
کی
چہل حدیث
پاسبانِ حق
مولانا نور احمد ناظم دعوت الحق
ناشر
مکتبہ اصلاح و تبلیغ
ہیرآباد۔ جامع مسجد روڈ
{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

قدیم زمانۂ جاہلیّت کی طرح
باہر نکل کر حسن و جمال کی نمائش کرتی نہ پھرو۔

پردہ شرعی

کی

چہل حدیث

از

مولانا نور احمد صاحب
ناظم دعوت الحق ڈی / ۴۳۷۔ گارڈن ایسٹ۔ کراچی ۵

ناشر
مکتبہ اصلاح و تبلیغ
ہیرآباد۔ جامع مسجد روڈ۔ حیدرآباد۔

فہرست مضامین

مقدمۂ طبعِ چہارم

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت فیوضہم

صدر مجلس منتظمہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی

بے حجابی اور عُریانی و بے حیائی کے تباہ کُن نتائج انسان کے اخلاق و روحانیت کو کس طرح برباد کرتے ہیں اس کو تو اہلِ بصیرت ہی جانتے ہیں۔ لیکن دنیا میں قتل و غارت گری اور حوادث کے بڑے بڑے جرائم جن کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے اگر ان کے اسباب کا صحیح تجزیہ کیا جائے تو اُن میں پچھتّر فیصد کا سبب کسی عورت کا قضیہ ہوتا ہے جس کے مفاسد کو ہر شخص محسوس کرتا ہے اور ذرا سا غور و فکر سے کام لیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب ثمراتِ بد عورت کی بے حجابی اور اُس آزادی کے ہیں جن کو آج ترقی کا نام دیا جا رہا ہے۔ اب تو بہت سے یورپ کے ناخدا آشنا لوگ بھی ان ہولناک نتائجِ بد سے عاجز ہو کر عورت کو دوبارہ خانگی زندگی کی طرف واپس لانے کو سوچ رہے ہیں مگر اب بات اُن کے قابو کی نہیں رہی۔

لیکن افسوس ہے کہ یورپ کی نقّالی ہی کو ذریعہ سعادت و ترقی سمجھنے والے

ہمارے بھائی اب تک بھی اُسی روش پر قائم ہیں اور تقسیمِ ہندوستان کے بعد ہزاروں لاکھوں خاندانوں کی نقل وحرکت نے تو اُن گھرانوں کو بھی بے پردہ کردیا جن میں شدّت کے ساتھ پردہ کی پابندی تھی، خاندانی رسم و رواج اور عرفی عار سب ہی کو الوداع کہہ دیا اور یہ مرض پاکستان میں روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور اُس کے تلخ ترین خمیازے بھی روز بھگتنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بے پردگی کے فسادِ عظیم اور دینی و دُنیوی نقصانات سے آگاہ کرنے کی کوشش کو عام کیا جائے۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عورتوں کے حجاب اور پردہ سے متعلق لوگوں کو پہنچائے اور سنائے جائیں۔

عزیزم محترم مولانا نور احمد صاحب ناظم دارالعلوم کراچی نے اب سے دس سال پہلے احقر کے مشورہ سے پردۂ شرعی کی چہل حدیث مع متعلقہ آیاتِ قرآنی اس موضوع پر جمع کرکے شائع کرائی تھی جو بحمداللہ مقبول عام ہوئی۔ اور اب چوتھی مرتبہ اُس کی طباعت ہو رہی ہے۔ احقر نے اس کو باستیعاب دیکھا ہے رسالہ مختصر، جامع اور مستند کتب حدیث وفقہ کے حوالوں سے مزیّن ہے۔ ترجمہ اُردو سلیس اور واضح ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائیں اور مؤلف سلمہ کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ واللہ الموفق والمعین۔

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ

محرم الحرام ۱۳۸۰ھ

تعارف

از حضرت علامہ مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اربعین حجابِ نسواں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی بنا پر جس میں اُن لوگوں نے جنہوں نے اُمتِ محمدیہ تک حضورؐ کی چالیس حدیثیں پہنچائی ہیں بشارت سنائی گئی ہے۔ مختلف وقتوں میں علماء نے مختلف ضروری مضامین کی چالیس حدیثیں جمع کی ہیں اور وہ مفید ہوئی ہیں اس زمانہ میں خواتین اسلام میں جس تیزی کے ساتھ بے پردگی کی تحریک بڑھتی جا رہی ہے اس کے پیشِ نظر مولوی نُور احمد صاحب فاضل دیوبند و ناظم دار العلوم کراچی نے یہ چالیس حدیثیں عورتوں کے حجاب و پردہ کے متعلق جمع کی ہیں اور ان کا ترجمہ کیا ہے اور ان کی کچھ شرح کی ہے اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے اور مسلمان بہنوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اسلامی عصمت و عفت کے صحیح مفہوم سے اُنہیں باخبر ہونے کی توفیق بخشے۔

سید سلیمان ندوی

۲ شوال ۱۳۷۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ — تمام تعریفیں اُس ذات پاک کے لئے ہیں
قَالَ فِیْ کِتَابِهٖ قُلْ — جس نے اپنی کتاب میں یہ ارشاد فرمایا کہ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا — اے نبی آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی
مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا — نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت
فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰی لَهُمْ — کریں یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے
اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا — بیشک اللہ تعالیٰ کو سب کی خبر ہے جو کچھ لوگ
یَصْنَعُوْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ — کیا کرتے ہیں۔ اور رحمتِ کاملہ اور درود اس
وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ — خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو
النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ — جس نے اپنے ارشادات میں فرمایا ہے کہ اللہ
قَالَ فِیْ خِطَابِهٖ لَعَنَ — تعالیٰ نے دیکھنے والے پر بھی لعنت کی ہے اور
اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ — اُس پر بھی جس کو دیکھا جائے اور رحمتِ کاملہ
اِلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ — اور درود ہو ان کے آلِ اطہار اور اصحاب
وَاَصْحَابِهِ الْمُتَادِّبِیْنَ — ابرار پر جن حضرات نے سرورِ دو عالم صلی اللہ

وَ الْمُؤَدِّبِيْنَ بِاٰدَابِہٖ۔ علیہ وسلم سے جملہ آدابِ دین سیکھ کر اوروں کو اس کی رہنمائی فرمائی۔

سیّد المرسلین خاتم النبیّین محمّد مُصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری اُمّت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس۴۰ حدیثیں سُنا دے گا اور حِفظ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اُٹھاوے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ (محدّثین اور مفسّرین کا قول ہے کہ وعدۂ حدیث میں زبانی یاد کرکے لوگوں کو پہنچا دینا یا لکھ کر شائع کرنا دونوں داخل ہیں، اس لئے چہل حدیث طبع کرا کر شائع کرنا بھی اس عظیم الشّان ثواب کا مُستحق بنا دیتا ہے) اس عظیم الشان ثواب کے لئے بے شمار علمائے اُمّت نے اپنے اپنے انداز میں چہل حدیث لکھیں جو مقبول و مفیدِ عام ہوئیں۔

میری حیثیت اور حوصلہ سے بہت زیادہ تھا کہ اس میدان میں قدم رکھتا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہٗ وسلم کی خوشنودی اور اپنے مُربّی کے تعمیلِ ارشاد کو غنیمت سمجھ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے پردۂ شرعی کے متعلق چالیس۴۰ حدیثیں اُردو میں ترجمہ کرکے مسلمانوں کی خدمت

میں پیش کرتا ہوں۔ تبرکاً کلام مجید کی متعلقہ حجاب چند آیتیں بھی شروع میں ترجمہ اور مختصر تشریح کے ساتھ نقل کر دیتا ہوں۔ ترجمہ اور تشریح بیان القرآن اور فوائد علامہ عثمانیؒ سے ماخوذ ہیں۔

گھر سے باہر نکلنے کے قوانین

① يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (سورۂ احزاب ع ۸)	اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی بیبیوں سے بھی کہہ دیجئے کہ (سر سے) نیچے کر لیا کریں اپنے (چہرہ کے) اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔ اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

تشریح:۔ یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصّہ سر سے نیچے چہرہ پر بھی لٹکا لیویں۔ روایات میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لئے کھلی رہتی تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ فتنہ کے وقت

آزاد عورت کو چہرہ بھی چھپا لینا چاہیئے۔ لونڈی باندیوں کو ضرورتِ شدیدہ کی وجہ سے اس کا مکلّف نہیں کیا، کیونکہ کاروبار میں حرجِ عظیم واقع ہوتا ہے۔ اس آیت میں تعلیم ہے گھر سے باہر نکلنے کے ضابطہ کی جو کسی ضرورتِ سفر وغیرہ سے واقع ہو کہ اس وقت بھی بے حجاب مت ہو بلکہ اپنی چادر کا پلّہ اپنے چہرہ پر لٹکالیں تاکہ چہرہ کسی کو نظر نہ آئے۔ اس تصریح کے بعد کسی کو یہ کہنے کی گنجائش کب ہے کہ چہرہ کا چھپانا فرض و واجب نہیں ہے۔ نص قطعی ہے اور دلالت بھی قطعی بلکہ دیگر نصوصِ قرآن اور تصریحات احادیث کے مجموعہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم عورتوں کے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں، باہر نہ نکلیں لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ (اور ٹھیرو اپنے گھروں میں) لیکن کسی وقت باہر نکلنے یا کسی غیر محرم کے سامنے آنے کی کوئی طبعی یا شرعی ضرورت پیش آجائے تو بوقت ضرورت بقدر ضرورت باہر جانا یا کسی غیر محرم کے سامنے آنا جائز ہے۔ ضرورت طبعی سے مُراد یہ ہے کہ انسانی ضروریات میں سے کوئی ضرورت پیش آجائے۔ مثلاً کسی عزیز قریب کے گھر جانے کی کوئی ضرورت ہو یا بازار وغیرہ سے ضروریات لانے کے لئے کوئی مرد نہیں ہے اور ملازم رکھ کر کام لینے پر قدرت نہیں ہے تو گھر سے نکلنا ایسی صورت میں جائز ہے۔ مگر یہ لازم ہے کہ سر سے پیر تک کوئی لانبی چادر یا بُرقع

پہن کر نکلے جس میں پورا بدن مستور ہو کیونکہ یہ ضرورتیں اتنے پردے کے ساتھ بھی پُوری ہو سکتی ہیں لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۔ اور اگر ضرورت پردہ کے ساتھ پُوری نہیں ہو سکتی تو بقدرِ ضرورت پردہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً کسی ڈاکٹر یا طبیب کو نبض دکھلانے کے لئے ہاتھ باہر نکال سکتی ہیں۔ اور کسی دوسرے حصّہ بدن پر بیماری ہو اور کپڑے سے ڈھانک کر دکھلانا کافی نہ ہو تو صرف اس حصّۂ بدن کو کھول کر دکھلانا جائز ہے۔ فُقہاء کا مشہور ضابطہ ہے الضرورات تبیح المحظورات اور شرعی ضرورت مثلاً شہادت دینے کے لئے قاضی یا جج کے سامنے چہرہ کھول کر آسکتی ہے۔ اسی طرح کفّار یا ڈاکو مکان پر چڑھ آئیں تو مدافعت اور اپنی حفاظت کے لئے بے پردہ ہو کر مقابلہ کرنا بھی جائز ہے۔ نساءِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جو واقعات جنگ و جہاد میں لڑنے اور مقابلہ کرنے کے منقول ہیں، وہ ایسی ہی حالت کے متعلق ہیں۔ خلاصہ یہ کہ عورتوں کے لئے اصل حکم مکمّل پردہ اور گھر کی چہار دیواری کے اندر رہنے کا ہے۔ مگر بوقتِ ضرورت بقدرِ ضرورت اس سے مستثنیٰ ہیں۔ بلا ضرورت یا ضرورت سے زائد بے پردگی غیر محرموں کے سامنے حرام ہے۔ فقہاء کے اَقوال و تصریحات کا یہی خلاصہ ہے۔

② يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ	اے نبی کی بیبیو تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں (جبکہ بضرورت بولنا پڑے) نزاکت مت کرو کہ (اس سے) ایسے شخص کو (طبعًا) خیال (فاسد پیدا) ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی (اور بدی) ہے اور قاعدہ (عفت) کے موافق بات کرو۔ اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور تم نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو۔ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے (پیغمبر کے) گھر والو تم سے (معصیت و نافرمانی کی) آلودگی کو دور رکھے اور تم کو (ظاہرًا و باطنًا عقیدةً و عملاً و خلقاً بالکل) پاک صاف رکھے۔
(سورۂ احزاب پ ۲۲ ۔ ع ۴)	

تشریح :۔ یعنی اے نبی کی بیبیو تمہاری حیثیت اور مرتبہ عام عورتوں کی طرح نہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے تم کو سید المرسلین ؐ کی زوجیت

کے لئے انتخاب فرمایا اور اُمّہات المؤمنین بنایا۔ لہٰذا تقویٰ اور طہارت کا بہترین نمونہ پیش کرو گی جیسا کہ تم سے متوقّع ہے اس کا وزن اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت زیادہ ہوگا۔ اور بالفرض کوئی بُری حرکت سرزد ہو تو اسی نسبت سے وہ بھی بہت زیادہ بھاری اور قبیح سمجھی جائے گی۔ غرض بھلائی کی جانب ہو یا بُرائی کی عام مؤمنات سے تمہاری پوزیشن ممتاز رہے گی۔ اگر تقویٰ اور خدا کا ڈر دل میں رکھتی ہو تو غیر مردوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے (جس کی ضرورت خصوصاً اُمّہات المؤمنین کو پیش آتی رہتی ہے) نرم اور دل کُش لہجہ میں کلام نہ کرو۔ بلاشبہ عورت کی آواز میں قدرت نے طبعی طور پر ایک نرمی اور نزاکت رکھی ہے۔ لیکن پاکباز عورتوں کی شان یہ ہونی چاہئے کہ حتی المقدور غیر مردوں سے بات کرنے میں بہ تکلّف ایسا لب و لہجہ اختیار کریں جس میں قدرے خشونت اور رُوکھا پن ہو اور کسی بدباطن کے قلبی میلان کو اپنی طرف جذب نہ کرے۔ اُمّہات المؤمنین کو اس بارے میں اپنے مقام بلند کے لحاظ سے اور بھی زیادہ احتیاط لازم ہے تاکہ کوئی بیمار اور روگی دل کا آدمی بالکل اپنی عاقبت تباہ نہ کر بیٹھے۔ یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اُس طرح کہو جیسے ماں کہے بیٹے کو اور بات بھی بھلی اور معقول ہو۔

بے پردہ باہر پھرنے کی ممانعت

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ الخ یعنی اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور

قدیم زمانۂ جاہلیّت کے دستور کے موافق مت پھرو۔ اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ پھرتیں اور اپنے بدن اور لباس کی زیبائش کا علانیہ مظاہرہ کرتی تھیں۔ اس بداخلاقی اور بے حیائی کی روش کو مقدّس اسلام کب برداشت کرسکتا ہے اُس نے عورتوں کو حُکم دیا کہ گھروں میں ٹھیریں اور زمانۂ جاہلیت کی طرح باہر نکل کر حُسن وجمال کی نمائش کرتی نہ پھریں۔ اُمّہات المؤمنین کا فرض اس معاملہ میں بھی اوروں سے زیادہ مؤکّد ہوگا جیسا کہ سابقہ آیت کے تحت گزر چکا۔ باقی کسی شرعی یا طبعی ضرورت کی بنا پر بدوں زیب وزینت کے مبتذل اور قابلِ اعتناء لباس میں مستتر ہو کر احیاناً باہر نکلنا بشرطیکہ ماحول کے اعتبار سے فتنہ کا مظنّہ نہ ہو بلاشبہ اس کی اجازت نصوص سے نکلتی ہے، اور خاص ازواجِ مطہّرات کے حق میں بھی اس کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ متعدد واقعات سے اس طرح نکلنے کا ثبوت ملتا ہے لیکن شارعؑ کے ارشادات سے بداہتہً ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پسند اسی کی کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت بہرحال اپنے گھر کی زینت بنے اور باہر نکل کر شیطان کو تاک جھانک کا موقع نہ دے۔

تنبیہ۔ جو احکام ان آیات میں بیان کئے گئے تمام عورتوں کے لئے ہیں ازواجِ مطہرات کے حق میں چونکہ اُن کا تاکد واہتمام زائد تھا۔

اس لئے لفظوں میں خصوصیت کے ساتھ مخاطب اُن کو بنایا گیا۔خلاصہ یہ ہوا کہ بُرائی کے مواقع سے بچنا اور نیکی کی طرف سبقت کرنا سب کے لئے ضروری ہے۔مگر ازواجِ مطہرات کے لئے سب عورتوں سے زیادہ ضروری ہے اُن کی ہر ایک بھلائی بُرائی وزن میں دوگنی قرار دی گئی ہے۔

نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم

③ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ	(اے پیغمبر) آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔یہ اُن کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے بیشک اللہ تعالیٰ کو سب کی خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے (بھی) کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔اور اپنی آبرو کی حفاظت کیا کریں اور اپنا حُسن وجمال نہ دکھایا کریں۔مگر جو چیز اس میں (غالباً) کُھلی ہی رہتی ہے (جس کے ہر وقت چُھپانے میں حرج ہے) اور اپنی اوڑھنیاں

عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ
اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ
نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ
غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ
الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ
لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى
عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا
يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ
وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ

اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنے حُسن
وجمال کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے
شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے شوہر کے
باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے
بیٹوں پر یا اپنے (حقیقی اور علّاتی اور
اخیافی) بھائیوں پر یا اپنے بھائیوں کے
بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی
عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر یا اُن مردوں
پر جو (کھانے پینے کے واسطے) طفیلی (کے طور پر
رہتے) ہوں اور اُن کو (بوجہ حواس درست نہ
ہونے کے عورتوں کی طرف) ذرا توجہ نہ ہو۔
یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں کی
باتوں سے ابھی ناواقف ہیں۔ اور اپنے پاؤں
زور زور سے نہ رکھیں کہ اُن کا مخفی زیور معلوم
ہو جائے۔ اور مسلمانو (تم سے جو اِن احکام
میں کوتاہی ہوگئی تو) تم سب اللہ تعالیٰ کے
سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ (ورنہ معصیت

تُفْلِحُوْنَ ○ (سورہ النور۔ ع ۴) مانع فلاح کا ل ہوجاتی ہے)۔

تشریح:۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ۔

بدنظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے، اس سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے۔ قرآن کریم نے بدکاری اور بے حیائی کا انسداد کرنے کے لئے اوّل اسی سوراخ کو بند کرنا چاہا، یعنی مسلمان مرد و عورت کو حکم دیا کہ بدنظری سے بچیں اور اپنی شہوات کو قابو میں رکھیں، اگر ایک مرتبہ بے ساختہ مرد کی کسی اجنبی عورت پر یا عورت کی کسی اجنبی مرد پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ ارادہ سے اس طرف نظر نہ کرے کیونکہ یہ دوبارہ دیکھنا اس کے اختیار سے ہوگا، جس میں وہ معذور نہیں سمجھا جاسکتا، اگر آدمی نیچی نگاہ رکھنے کی عادت ڈال لے اور اختیار و ارادہ سے ناجائز اُمور کی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھا کرے تو بہت جلد اس کے نفس کا تزکیہ ہوسکتا ہے۔ چونکہ پہلی مرتبہ دفعۃً جو بے ساختہ نظر پڑتی ہے ازراہِ شہوت و نفسانیت نہیں ہوتی، اس لئے حدیث میں اس کو معاف رکھا گیا ہے۔ شاید یہاں بھی "مِنْ اَبْصَارِھِمْ" میں "مِنْ" کو تبعیضیہ لے کر اسی طرف اشارہ ہو۔

وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ۔

یعنی حرام کاری سے بچیں اور ستر کسی کے سامنے نہ کھولیں۔

"اِلَّا عِنْدَ مَنْ اَبَاحَهُ الشَّارِعُ مِنَ الْاَزْوَاجِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ۔"

اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○

یعنی آنکھ کی چوری اور دلوں کے بھید اور نیتوں کا حال اس کو سب معلوم ہے، لہٰذا اس کا خیال کر کے بدنگاہی اور ہر قسم کی بدکاری سے بچو، ورنہ وہ اپنے علم کے موافق تم کو سزا دے گا۔ "يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ" (رکوع ۲۔مومن) یعنی جو بے اعتدالیاں پہلے سے کرتے آرہے ہو اللہ کو سب معلوم ہے، اسی لئے اب اس نے اپنے پیغمبر کے ذریعہ یہ احکام جاری کئے تاکہ تمہارا تزکیہ ہو سکے۔

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔

عورت کو کسی قسم کے خلقی یا کسبی زیبائش کا اظہار بجز محارم کے جن کا ذکر آگے آتا ہے، کسی کے سامنے جائز نہیں۔ہاں جس قدر زیبائش کا ظہور ناگزیر ہے! اور اس کے ظہور کو بسبب عدمِ قدرت یا ضرورت کے روک نہیں سکتی، اس کے بمجبوری یا بضرورت کھلا رکھنے میں مضائقہ نہیں (بشرطیکہ فتنہ کا خوف نہ ہو) حدیث و آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ چہرہ اور کفین (ہتھیلیاں) اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا میں

داخل ہیں، کیونکہ بہت سی ضروریاتِ دینی و دُنیوی ان کے کھُلا رکھنے پر مجبور کرتی ہیں ! اگر ان کے چُھپانے کا مطلقاً حکم دیا جائے تو عورتوں کے لئے کاروبار میں سخت تنگی اور دشواری پیش آئے گی۔ آگے فقہاء نے قَدَمَین کو بھی ان ہی اعضاء پر قیاس کیا ہے، اور جب یہ اعضاء مستثنٰی ہوئے تو ان کے متعلقات مثلاً انگوٹھی، چھلّا، یا مہندی کاجل وغیرہ کو بھی استثناء میں داخل ماننا پڑے گا، لیکن واضح رہے کہ "اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا" سے صرف عورتوں کو بضرورت اِن کے کھُلا رکھنے کی اجازت ہوئی، نامحرم مردوں کو اجازت نہیں دی گئی کہ وہ آنکھیں لڑایا کریں اور اُن اعضاء کا نظارہ کیا کریں۔ شاید اسی لئے اس اجازت سے پیشتر ہی حق تعالیٰ نے "غَضِّ بَصَر" کا حکم مؤمنین کو سُنا دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک طرف سے کسی عضو کے کھولنے کی اجازت اس کو مستلزم نہیں کہ دوسری طرف سے اس کو دیکھنا بھی جائز ہو۔ آخر مرد جن کے لئے پردہ کا حکم نہیں اسی آیتِ بالا میں عورتوں کو ان کی طرف دیکھنے سے منع کیا گیا۔ نیز یاد رکھنا چاہیئے کہ ان آیات میں محض سَتر کا مسئلہ بیان ہوا ہے۔ یعنی اس سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ اپنے گھر کے اندر ہو یا باہر عورت کو کس حصّۂ بدن کا کِس کے سامنے کن حالات میں کھُلا رکھنا جائز ہے۔ باقی

مسئلہ "حجاب" یعنی شریعت نے اس کو کن حالات میں گھر سے باہر نکلنے اور سیر و سیاحت کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کی تفصیل سابقہ آیت میں بیان کی گئی، اور ہم نے فتنہ کا خوف نہ ہونے کی جو شرط بڑھائی وہ دوسرے دلائل اور قواعد شرعیہ سے ماخوذ ہے جو ادنیٰ تامّل اور مراجعت نصوص سے دریافت ہو سکتی ہیں!

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۔

بدن کی خلقت زیبایش میں سب سے زیادہ نمایاں چیز سینہ کا اُبھار ہے، اس کے مزید تستّر کی خاص طور پر تاکید فرمائی اور جاہلیت کی رسم کو مٹانے کی صورت بھی بتلادی۔ جاہلیّت میں عورتیں خمار اوڑھنی سر پر ڈال کر اس کے دونوں پلّے پشت پر لٹکا لیتی تھیں اس طرح سینہ کی ہیئت نمایاں رہتی تھی، یہ گویا حُسن کا مظاہرہ تھا۔ قرآنِ کریم نے بتلا دیا کہ اوڑھنی کو سر پر سے لاکر گریبان پر ڈالنا چاہیئے، تاکہ اس طرح کان، گردن اور سینہ پوری طرح مستور رہے۔

اَوْ اٰبَآئِهِنَّ :-

چچا اور ماموں کا بھی یہی حکم ہے اور ان محارم میں پھر فرقِ مراتب ہے، مثلاً جو زینت خاوند کے آگے ظاہر کر سکتی ہے دوسرے

محارم کے سامنے نہیں کر سکتی، ابدائے زینت کے درجات ہیں جن کی تفصیل تفاسیر اور کُتبِ فقہ میں دیکھنی چاہیئے، یہاں صرف یہ بتلانا ہے کہ جس قدر تستّر کا اہتمام اجنبیوں سے تھا اُتنا محارم سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک عضو کو ان میں سے ہر ایک کے آگے کھول سکتی ہے۔

اَوْ نِسَآئِهِنَّ :۔

یعنی جو عورتیں اس کے پاس اُٹھنے بیٹھنے والی ہیں، بشرطیکہ نیک چلن ہوں، بد راہ عورتوں کے سامنے نہیں، اور بہت سے سلف کے نزدیک اس سے مسلمان عورتیں مُراد ہیں، کافر عورت اجنبی مرد کے حکم میں ہے۔

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ :۔

یعنی اپنی لونڈیاں (باندیاں) اور بعض سلف کے نزدیک مملوک غلام بھی اس میں داخل ہے اور ظاہر قرآن سے اسی کی تائید ہوتی ہے لیکن جمہور ائمہ اور سلف کا یہ مذہب نہیں۔

اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ :۔

یعنی کمیرے خدمت گار جو محض اپنے کام سے کام رکھیں اور کھانے سونے میں غرق ہوں، شوخی نہ رکھتے ہوں یا فاتر العقل پاگل

جن کے حواس وغیرہ بھی ٹھکانے نہ ہوں، محض کھانے پینے میں گھر والوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ:

یا جن لڑکوں کو ابھی تک نسوانی سرائر کی کوئی تمیز نہیں، نہ نفسانی جذبات رکھتے ہیں۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ:۔

یعنی چال ڈھال ایسی نہ ہونی چاہیئے کہ زیور وغیرہ کی آواز سے اجانب کو اُدھر میلان اور توجہ ہو، بسا اوقات اس قسم کی آواز صورت دیکھنے سے بھی زیادہ نفسانی جذبات کے لئے محرک ہو جاتی ہے!

وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا الخ:۔

یعنی پہلے جو کچھ حرکات ہو چکیں ان سے توبہ کرو، اور آئندہ کے لئے ہر مرد و عورت کو خدا سے ڈر کر اپنی تمام حرکات و سکنات اور چال چلن میں انابت اور تقوٰی کی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ اس میں دارین کی بھلائی اور کامیابی ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ۔

پردۂ شرعی کی اِبتدا

① اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَدْخُلُ عَلَیْكَ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اٰیَةَ الْحِجَابِ۔

امام بخاریؒ نے سورۂ احزاب کی تفسیر میں حضرت انسؓ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کی خدمت میں نیکوکار اور بدکار سب طرح کے آدمی آتے ہیں اگر آپ اُمّہات المؤمنین (اَزواجِ مُطہرات) کو پردہ کرنے کے متعلق فرمادیں تو اچھا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیتیں نازل فرمائیں (جس کی وجہ سے تمام عورتوں پر پردہ کرنا فرض ہوا)۔ (بخاری صفحہ ۲۰۷ ج ۲)

تشریح:۔ اس حدیث سے پردہ شرعی کی ابتدا معلوم ہوئی کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طبعًا تقاضا تھا کہ اَزواجِ مُطہرات کو کسی کے سامنے نہ آنے دیجئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی بلند نظری سے التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی پھر خود آپ نے نہایت تاکیدی احکام خاص و عام جاری فرمائے۔

(۲) عَنْ اَنَسٍؓ فِیْ قِصَّۃِ تَزَوُّجِ زَیْنَبَ فِی الْحَدِیْثِ الطَّوِیْلِ قَالَ فَرَجَعْتُ فَاِذَاھُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَہٗ السِّتْرَ وَ اُنْزِلَ اٰیَۃُ الْحِجَابِ۔ (مُسلم)

حضرت انسؓ سے حضرت اُمّ المؤمنین زینبؓ کے قصّہ نکاح میں مذکور ہے کہ پھر وہ دعوت کھانے والے چلے گئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم جو تشریف لائے تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان میں پردہ ڈال دیا اور آیت پردہ کی نازل ہوگئی اِس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے بھی پردۂ شرعی کی ابتدا معلوم ہوئی کہ خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اس کی تعلیم دی گئی جس پر خود بھی عمل کرکے اُمّت کو تعلیم فرمائی۔ نیز اس سے پردۂ شرعی کی کیفیت مطلوبہ بھی معلوم ہوئی کہ اصل یہ ہے کہ عورتوں کو مردوں سے علیحدہ پسِ پردہ رہنا چاہیئے اور جہاں کہیں عورت کو باہر نکلنے، مردوں سے معاملات کرنے کی اجازت برقع وغیرہ کی شرط کے ساتھ دی گئی ہے وہ بوقت ضرورت بقدرِ ضرورت

کے ساتھ مقید ہے۔

(۳) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَيْمُوْنَةُ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ۔ (رواه احمد والترمذی وابوداؤد) (مشکوٰۃ المصابیح ص۲۱)	حضرت اُمِّ سلمہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں اتفاقاً عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ نابینا نہیں جو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں۔ کیا تم ان کو نہیں دیکھتیں۔ (اس کو امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے)۔

تشریح:۔ دیکھئے باوجودیکہ اس مقام پر کوئی قریب احتمال بھی خرابی کا نہ تھا کیونکہ ایک طرف ازواجِ مطہرات جو مسلمانوں کی مائیں

ہیں دوسری طرف ایک نیک صحابی پھر وہ بھی نابینا لیکن اس پر بھی مزید احتیاط کے لئے یا تعلیم امّت کے لئے آپ نے بیبیوں کو پردہ کرادیا تو جہاں ایسے قوی موانع بھی نہ ہوں وہاں اس کا اہتمام کس قدر ضروری ہوگا۔

صحابہ کرامؓ کی عورتوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ

(۴) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ اَوْمَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ وَّرَآءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (الحدیث رواہ ابوداؤد والنسائی مشکوٰۃ)۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے ایک خط دینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ (الحدیث اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ مشکوٰۃ)

تشریح:۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرات صحابہؓ کی عورتیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پردہ کرتی تھیں اور اصل پردہ شرعی کی کیفیت بھی معلوم ہوئی کہ پردہ کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر پرچہ پیش کیا۔

(۵) اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدُ فِیْ کِتَابِ

ابوداؤد نے کتاب الجہاد میں حضرت

الْجِهَادِ عَنْ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍؓ	قیس بن شماسؓ سے روایت کیا ہے کہ
قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى	ایک عورت جس کو امّ خلاد کہتے تھے چہرہ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	پر نقاب ڈالے ہوئے رسول اللہ صلّی
يُقَالُ لَهَا اُمُّ خَلَادٍ وَّ	اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے
هِيَ مُتَنَقِّبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ	حاضر ہوئی کہ اس کا بیٹا جو جہاد میں قتل
ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُوْلٌ فَقَالَ	ہو گیا تھا آخرت میں اس کا کیا درجہ
لَهَا بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ	ہے معلوم کرے۔ بعض لوگوں نے اس
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتِ	سے کہا کہ جوان بیٹے کی موت کے حادثہ
تَسْأَلِيْنَ عَنِ ابْنِكِ وَاَنْتِ	فاجعہ کے ہوتے ہوئے بھی تم نقاب و
مُتَنَقِّبَةٌ فَقَالَتْ اِنْ	حجاب کے ساتھ آئی ہو (حالانکہ ایسے
اُرْزَا ابْنِيْ فَلَنْ اُرْزَا	حوادث میں عموماً عورتوں سے پردہ چھوٹ
حَيَائِيْ ۔	جاتا ہے) اس نے کہا میرا بیٹا مارا گیا ہے
	میری حیا تو نہیں ماری گئی ۔

تشریح :- اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کی عورتیں خود سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی چہرہ کھول کر نہ آتی تھیں یہاں تک کہ اس سراسیمگی کی حالت میں بھی وہ اس طرح کے پردہ پر قائم تھیں اور جن مجبوریوں کی حالتوں میں عورتوں کو چہرہ اور ہاتھ

کھولنے کی شریعت نے اجازت دی ہے اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ عورت کو اگر مُنہ چھپانے میں تنگی یا تکلیف ہو تو بوقتِ ضرورت وہ اپنا چہرہ کھول سکتی ہے یہ مطلب نہیں کہ اس وقت مردوں کو بھی عورتوں کے چہرہ کا دیکھنا بلاضرورت جائز ہے۔

باہر نکلنے کے قوانین

⑥ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔ (رواہ الترمذی) (مشکوٰۃ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سرتاپا پوشیدہ رہنے کے قابل ہے جب وہ باہر نکلتی ہے شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ (اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے) (مشکوٰۃ)

تشریح:۔ یہ حدیث نہایت بلاغت اور وضاحت سے عورت کو پوشیدہ رہنے اور رکھنے کی تاکید اور اس کے نکلنے کا موجبِ فتنۂ شیطانی ہونا بیان کر رہی ہے۔ شارع علیہ السلام کے ارشاد سے یہ بداہتہً ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پسند اسی کو کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت بہرحال اپنے گھر کی زینت بنے اور باہر نکل کر شیطان کو تانک جھانک کا

موقع نہ دے البتہ کسی طبعی یا شرعی ضرورت کی بنا پر بدوں زیب و زینت کے مبتذل اور ناقابل توجہ لباس میں مُستتر ہو کر احیاناً باہر نکلنا ماحول کے اعتبار سے اگر فتنہ کا مظنّہ نہ ہو تو بلاشبہ اس کی اجازت ہے۔ بہرحال مجموعہ آیات واحادیثِ حجاب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے اصل یہ ہے کہ گھروں میں رہیں باہر نکلنے کی اجازت مخصوص حالات میں مستثنیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔

⑦ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَ تُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بے پردہ) عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)۔

تشریح:۔ اس میں صنفِ نازک کی کوئی تنقیص یا بُرائی نہیں بلکہ یہ بتلانا ہے کہ عورت کا باہر نکلنا فطری طور پر فتنوں کا سبب بن سکتا ہے جیسا کہ سابقہ تشریح میں بیان ہوا۔

⑧ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَ وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ. (رواه ابن ماجه والحاکم وقال صحیح الاسناد) (ترغیب ص۶۵ ج ۳)

فرمایا ہے کہ ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے منادی کرتے ہیں کہ ہلاکت ہے مردوں کو عورتوں کی وجہ سے اور ہلاکت ہے عورتوں کو مردوں کی وجہ سے۔ (اس کو ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے)۔

تشریح:۔ ایک طرف مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد رحمت و راحت ہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَۃُ یعنی دنیا کی بہترین نعمت نیک بی بی ہے مگر دوسری طرف اگر ذرا بے اعتدالی ہو تو یہی ایک دوسرے کے لئے سب سے بڑی ہلاکت بن جاتے ہیں۔ اسی کو حدیث میں فرمایا ہے مَا تَرَكْتُ بَعْدِىْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ (بخاری) یعنی میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے کوئی فتنہ عورتوں سے اشد نہیں چھوڑا۔ یہی مضمون اس حدیث کا ہے جو متن کتاب میں درج ہے۔ مجموعہ روایات کا حاصل یہ ہے کہ یہ دونوں صنفیں اگر شریعت کے حدود میں رہیں تو ایک دوسرے کے لئے نعمت و راحت ہیں اور ان حدود سے تجاوز کریں تو تباہی و ہلاکت ہیں۔

⑨ عَنْ اَبِی السَّائِبِ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیؓ فِیْ قِصَّةِ الْفَتٰی حَدِیْثُ الْعَهْدِ بِعُرْسٍ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعَنَهَا بِهٖ وَ اَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ۔ الحدیث۔ (رواہ مسلم)	ابو السائب ابو سعید خدری سے ایک نوجوان (صحابی) کے قصہ میں جس کی شادی کو کچھ ہی دن گزرے تھے روایت کرتے ہیں کہ (وہ نوجوان ایام جہاد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے واپس اپنے گھر گیا) تو اس کی بیوی دروازہ پر کواڑوں کے بیچ میں کھڑی ہوئی تھی۔ نوجوان نے اپنا نیزہ اس کی طرف سیدھا کیا تاکہ اس پر حملہ کرے اور جوشِ غیرت سے بیتاب ہوگیا۔ (اس کو مُسلم نے روایت کیا ہے)۔

(مشکوٰۃ شریف ۲۸۴)

تشریح:۔ معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کی رسم اس درجہ طبائع میں مرکوز تھی کہ بیوی کو دروازہ پر کھڑا دیکھ کر جوشِ غیرت سے بیتاب ہوگئے۔

⑩ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمْشِیَ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ۔ (لابی داؤد فی جمع الفوائد)	حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا ہے۔ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے)۔

(۱۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرْخِی الْمَرْأَۃُ الْاِزَارَ شِبْرًا فَقَالَتْ (اُمُّ سَلَمَۃَ) اِذًا تَنْکَشِفُ اَقْدَامُھُنَّ قَالَ فَیُرْخِیْنَ ذِرَاعًا۔ (رواہ ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت اپنی ازار کو پنڈلی سے ایک بالشت نیچے لٹکائے تو حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ اس صورت میں ان کے پیر کھلے رہیں گے۔ حضورؐ نے فرمایا تو ایک ہاتھ لٹکا لیا کرے۔ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے)۔

تشریح:۔ باہر نکلنے کے وقت پیروں کے چھپانے کا اتنا اہتمام ہے تو چہرہ اور دوسرے اعضاء کا کتنا ہوگا۔ اسی سے اندازہ ہوسکتا ہے۔

(۱۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِیْبٌ فِی الْخُرُوْجِ اِلَّا مُضْطَرَّۃً اِلٰی قَوْلِہٖ وَلَیْسَ لَھُنَّ نَصِیْبٌ فِی الطُّرُقِ اِلَّا الْحَوَاشِیْ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عورتوں کے لئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں مگر بحالت اضطراری و مجبوری (اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کے لئے راستوں میں (چلنے کا) کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے

(رواہ الطبرانی فی الکبیر) (یعنی بحالت مجبوری بھی نکلیں تو راستہ کے بیچ میں نہ چلیں تاکہ مردوں سے اختلاط نہ ہو)۔(اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے)۔

تشریح:۔اس حدیث نے پردہ کی ضرورت اور جو واقعات اَزواجِ مُطہّرات یا نساءِ صحابہ کے باہر جانے یا جہاد وغیرہ کی شرکت کے منقول ہیں ان کی پُوری حقیقت واضح کردی کہ یہ واقعات مستثنیات عند الضرورت کے قبیل سے ہیں اصل قانون نہیں۔

(۱۳) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا نِسْوَۃٌ جُلُوْسٌ قَالَ مَا یُجْلِسُکُنَّ قُلْنَ نَنْتَظِرُ الْجَنَازَۃَ قَالَ ھَلْ تَغْسِلْنَ قُلْنَ لَا قَالَ ھَلْ تَحْمِلْنَ قُلْنَ لَا قَالَ ھَلْ تُدْلِیْنَ فِیْمَنْ یُّدْلِیْ قُلْنَ لَا قَالَ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو چند عورتیں باہر بیٹھی ہوئی دیکھ کر دریافت فرمایا کہ کیوں بیٹھی ہو۔عورتوں نے جواب دیا کہ جنازہ کا انتظار کر رہی ہیں۔فرمایا کہ کیا میّت کو غسل دیں گی تو عورتوں نے جواب دیا کہ نہیں۔پھر فرمایا کہ کیا جنازہ اٹھائیں گی۔ جواب دیا کہ نہیں۔فرمایا کیا میّت کو قبر میں اُتارنے والوں میں شامل ہوں گی۔ جواب دیا کہ نہیں۔تو آپ نے فرمایا کہ

فَارْجِعْنَ مَأْزُوْرَاتٍ غَيْرَ مَأْجُوْرَاتٍ۔ (رواہ ابن ماجہ) (ترغیب ص۳۳ ج ۵)

تو پھر لوٹ جاؤ (یعنی اپنے اپنے گھر چلی جاؤ) گناہ کرنے والیاں ہیں نہ کہ ثواب جمع کرنے والیاں۔

عورتوں کے لئے مسجدوں کی حاضری اور اس کے حُدود

⑭ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اِمْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔ (رواہ البخاری ص۷۸۸ ج ۲)

حضرت سالم اپنے باپ (عبداللہ بن عمرؓ) سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (کہ نبی کریم نے فرمایا ہے) کہ اگر کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت چاہے تو اس کو مسجد جانے سے نہ روکے (اس کو بخاری نے روایت کیا ہے)۔

⑮ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَآئَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت روکو تم اپنی عورتوں کو مسجدوں میں (نماز کے لئے) آنے سے لیکن ان کے گھر (ان کی نماز کے لئے)

خَیْرٌ لَّهُنَّ۔ (اخرجه الحاکم فی المستدرک وقال هٰذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین۔ صـ۲۰۹ ج ۱)۔

افضل ہیں (مسجد میں آنے سے)۔ (اس کو حاکم نے مستدرک میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق)۔

(۱۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِیْ بَیْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِیْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِیْ مُخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِیْ بَیْتِهَا۔ (هٰذا حدیث صحیح علیٰ شرط الشیخین ولم یُخرجاه)۔

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کا گھر کے اندر نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور کوٹھری میں نماز پڑھنا گھر کے اندر پڑھنے سے افضل ہے۔ (یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن تخریج نہیں کی۔ مستدرک صـ۲۰۹ ج ۱)۔

(۱۷) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ۔ (مستدرک صفحہ ۲۰۹ ج ۱)

عورتوں کے لئے بہتر مسجد ان کے گھر کی کوٹھڑی ہے۔

تشریح:۔ نمبر ۱۴ سے نمبر ۱۷ تک چاروں احادیث میں ایک طرف مردوں کو یہ ہدایت ہے کہ عورتوں کو مسجد میں جانے سے روکیں دوسری طرف عورتوں کو نہ یہ حکم ہے کہ وہ مسجدوں میں جائیں نہ اس کی کوئی ترغیب دی گئی ہے بلکہ ترغیب اس کی ہے کہ وہ مسجدوں میں نہ جائیں ان کے لئے زیادہ ثواب اس میں ہے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔ اس مجموعہ سے تعلیمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رُخ متعیّن ہو جاتا ہے کہ ان کی حاضریٔ مساجد کو پسند نہیں فرماتے البتہ ان پر کوئی قانونی پابندی بھی عائد نہیں فرمائی کیونکہ زمانہ خیر و صلاح کا تھا فتنہ کا احتمال زیادہ نہ تھا۔ چنانچہ آپ کے بعد جب فتنوں کے احتمالات قوی ہوئے تو صحابہ کرام نے جو تعلیم نبویؐ کے مزاج شناس تھے باتفاق یہ فیصلہ فرما دیا کہ اب عورتیں مسجد میں نہ جائیں مثلاً:۔

(۱۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت کا مشاہدہ فرما لیتے جو عورتوں نے آپ کے بعد (زیب و

مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ عه زینت کے ساتھ مساجد میں جانے کی) اختیار
لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا کی ہے تو یقیناً آپ ان کو (مساجد و عید گاہ
مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔ جانے سے) روک دیتے جیسا بنی اسرائیل کی عورتوں
(رواہ مُسلم) کو روک دیا گیا تھا (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)۔

تشریح:- عورتوں کے لئے مساجد میں آنا مکروہ ہے صرف بڑھیا عورتوں کے لئے بعض فقہا نے اجازت دی ہے وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ سر سے پیر تک برقع وغیرہ میں مستور ہوں اور زیب و زینت کر کے یا خوشبو لگا کر نہ نکلیں بلکہ سادہ کپڑوں میں نکلیں، برقعہ بھی بھڑک دار نہ ہو، کوئی بجنے والا زیور نہ پہنیں۔ راستہ میں سڑک کے بیچ میں نہ چلیں بلکہ کنارہ پر مردوں سے علیحدہ چلے اور بوڑھی عورتوں کے لئے بھی افضل یہی ہے کہ مسجد میں نہ جائیں بلکہ اپنے گھر میں نماز پڑھیں۔

(۱۹) عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ بَيْنَمَا حضرت عائشہ رضـ سے روایت ہے وہ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی
وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے
اِذْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ کہ ایک عورت قبیلہ مزینہ کی زیب و

عه قال الثوری یعنی من الزینة والطیب وحسن الثیاب ونحوها ۱۲

مُزَيْنَةً تَرْفُلُ فِیْ	زینت کے لباس میں مٹکتی ہوئی مسجد
زِيْنَةٍ لَّهَا فِي الْمَسْجِدِ	میں آئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ	نے فرمایا اے لوگو! اپنی عورتوں کو
وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنْهُوْا	زیب و زینت کا لباس پہن کر مسجد (وغیرہ)
نِسَائَكُمْ عَنْ لَبْسِ الزِّيْنَةِ	میں مٹکنے سے روکو کیونکہ بنی اسرائیل پر
وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ فَاِنَّ	اس وقت تک لعنت نہ کی گئی جب
بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ لَمْ يُلْعَنُوْا	تک ان کی عورتوں نے زیب و زینت
حَتّٰى لَبِسَ نِسَائُهُمُ الزِّيْنَةَ	کا لباس نہیں پہنا اور انھوں نے مسجدوں
وَتَبَخْتَرُوْا فِي الْمَسَاجِدِ۔	(وغیرہ) میں مٹکنا اختیار نہیں کیا۔
(رواہ ابن ماجہ)	(اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)۔

مسجدِ نبوی میں عورتوں کے لئے علیحدہ دروازہ

(۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ	حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ	ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	(مسجد نبوی کے ایک دروازہ کی طرف
لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا	اشارہ کر کے) فرمایا کہ اس دروازہ کو
الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ	اگر ہم عورتوں کے لئے مخصوص کر دیں تو

نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ ۔ (رواہ ابوداؤد ص۸۴ ج۱)

اچھا ہو (تاکہ عورتوں اور مردوں میں اختلاط نہ ہو) حضرت نافع (شاگرد ابن عمر) کہتے ہیں کہ ابن عمر وفات تک اس دروازے سے کبھی داخل نہ ہوئے ۔ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے)۔

تشریح :۔ عورتوں کو ایک طرف یہ تعلیم دی گئی کہ گھروں میں نماز پڑھنا ان کے لئے افضل ہے دوسری طرف اگر وہ مسجد میں جائیں تو جانے کے خاص آداب بتلائے جو اوپر مذکور ہوئے پھر اسی پر بس نہیں کیا گیا بلکہ ان کے لئے آمد و رفت کا ایک دروازہ علیحدہ کر دیا تاکہ مردوں سے اختلاط کی نوبت نہ آئے ۔

نامحرم عورتوں کے پاس آمد و رفت کی ممانعت

(۲۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ شوہر کے بھائی (وغیرہ)

(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَرَأَيْتَ الْحَمْوُ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

(رواہ البخاری ومسلم، تنبات السُّتُور)

کا کیا حکم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر کا بھائی تو موت ہے (یعنی اس سے فتنہ کا اندیشہ بہت زیادہ ہے)۔

(اس کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے)

تشریح:۔ اس حدیث میں بے ضرورت و بے تکلف عورتوں کے پاس آمد ورفت رکھنے کو حرام فرمایا ہے اور فطرتِ صحیح اور دلالتِ صریحہ سے ثابت ہے کہ اس آمد ورفت کا اِنسداد اِسی پردۂ مروّجہ سے ہے ورنہ اور کوئی امر اس درجہ کا قوی مانع نہیں چنانچہ مشاہدہ ہے تو جب پردہ مروّجہ نہ ہوگا یہ بے جا آمد ورفت بھی ضرور رہے گی اور ایسی آمد ورفت ناجائز ہے تو بے پردگی جو اس کا ذریعہ ہے وہ بھی ناجائز ہے۔ پس پردہ مروّجہ واجب ہے۔

(۲۲) وَعَنْ جَابِرٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت داخل ہو تم ایسی عورتوں کے پاس جن کے شوہر

الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِىْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَ مِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّىْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِىْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔

(رواہ الترمذی مشکوٰۃ)

موجود نہیں ہیں کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کے ساتھ چلتا ہے (یعنی غلبہ شہوت میں شیطانی وسوسوں سے بچنا مشکل ہے) تو صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے بھی (یعنی شیطان رگوں میں چل سکتا ہے) یارسول اللہ۔ فرمایا مجھ میں بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے بمقابلہ شیطان اس لئے وہ میرا فرماں بردار ہوگیا۔ (اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ مشکوٰۃ)۔

(۲۳) عَنْ عُمَرَ رضؓ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو اس کے ساتھ تیسرا ساتھی شیطان ہوتا ہے۔ (اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے)۔

تشریح:۔ نامحرم مرد و عورت کا تنہا ایک جگہ بیٹھنا حرام ہے اور اگر پردہ نہ ہو تو عادت اور مشاہدہ شاہد ہے کہ ہرگز اس میں احتیاط نہ کی جائے گی۔ بالخصوص آجکل کے بیباک اور آزاد طبائع سے یہ امر یقینی ہے۔ پس بے پردگی ذریعہ ہوگی اس تنہائی کا، اور یہ تنہائی حرام کاری کا، تو اس کا ذریعہ بھی حرام۔ لہٰذا پردہ واجب ہے۔

(۲۵) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا اَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ قَالُوْا فَمَا الدَّيُّوْثُ قَالَ الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ مَنْ دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ۔ (للکبیر مطولاً)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص کبھی جنّت میں داخل نہ ہوں گے۔ دیّوث[۱]، اور مردانی شکل بنانے والی عورتیں[۲] اور ہمیشہ شراب پینے والا[۳]۔ صحابہ نے عرض کیا دیّوث کون ہے فرمایا جس کو اس کی پرواہ نہ ہو کہ اس کی گھر والیوں کے پاس کون آتا ہے کون جاتا ہے۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں مفصّل روایت کیا ہے)۔

(۲۵) عَنْ مُعَاذٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَخْرُجَ وَهُوَ كَارِهٌ وَلَا تُطِيْعُ فِيْهِ اَحَدًا۔ (رواه الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرکؒ والبیهقی فی السنن)۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ اپنے شوہر کے گھر میں بدوں اس کی اجازت کے کسی کو آنے دے نیز عورت کو شوہر کی مرضی کے خلاف گھر سے باہر نکلنا بھی جائز نہیں اور اس بارہ میں کسی کی اطاعت بھی جائز نہیں۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے سُنن میں روایت کیا ہے)۔

نامحرم سے بات چیت

(۲۶) عَنْ عَمْرٍوؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُكَلَّمَ

حضرت عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے

النِّسَآءُ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

بدوں شوہر کی اجازت کے بات چیت کی جائے۔ (اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے)۔

تشریح :۔ ظاہر ہے کہ عورت کی گفتگو اور آواز میں قدرت نے طبعی طور پر ایک نرمی اور نزاکت رکھی ہے لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے بلاضرورت بات چیت نہ کی جائے، ہاں عندالضرورت شوہروں سے (یا اولیاء سے) اجازت لے کر بقدرِ ضرورت جائز ہے۔

(۲۷) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَدِّثْنَ مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا مُحْرَمًا۔

(رواہ ابن سعد)

حضرت حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے سوا اور مردوں سے بات نہ کریں۔ (اس کو ابن سعد نے روایت کیا ہے)۔

اجنبی عورتوں سے مصافحہ و ملاقات

(۲۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہؓ سے طویل

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ اَلْیَدُ زِنَاھَا اَلْبَطْشُ۔ (الحدیث۔ رواہ مسلم)

حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کا زنا (نامحرم کو) پکڑنا ہے۔ (الحدیث۔ اس کو مسلم و بخاری نے روایت کیا ہے)۔

تشریح:۔ ظاہر ہے کہ نامحرم کو بلاضرورت ہاتھ لگانا ہاتھ کا زنا ہے تو مصافحہ کس طرح جائز ہوگا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے کبھی کسی ایسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا جو آپ کے نکاح میں نہ ہو (بخاری)۔ نیز ابن ماجہ کی ایک روایت میں صراحۃً منقول ہے کہ آپ نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

(۲۹) عَنْ مَعْقَلِ بْنِ یَسَارٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یُّطْعَنَ فِیْ رَاْسِ اَحَدِکُمْ بِمَخِیْطٍ مِنْ حَدِیْدٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّلْمِسَ اِمْرَاَۃً

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کے سر میں سوئی چبھو دی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے

لَا تَحِلُّ لَهُ - رواه الطبرانی والبیھقی ورجال الطبرانی ثقات)-

حلال نہیں - (اس کو طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور طبرانی کے راوی ثقات ہیں، صحیح بخاری کے راویوں میں سے ہیں)-

تشریح :- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر محرم عورت سے مصافحہ کرنا حرام ہے-

(۳۰) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكَ وَالْخَلْوَةَ بِالنِّسَاءِ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا خَلَا رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَ دَخَلَ الشَّيْطَانُ بَيْنَهُمَا وَلَاَنْ يَّزْحَمَ رَجُلٌ خِنْزِيْرًا مُّتَلَطِّخًا بِطِيْنٍ اَوْحَمْاَةٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّزْحَمَ

حضرت ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار جو تو اکیلا کسی عورت کے پاس بیٹھا- قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب کوئی مرد کسی عورت سے تخلیہ کرتا ہے تو شیطان ان دونوں کے درمیان گھس آتا ہے- کیچڑ میں بھرے ہوئے سؤر سے بدن کا لگ جانا اس سے بہتر ہے کہ اس کا کندھا کسی ایسی عورت کے کندھے

مَنْكِبُهٗ مَنْكِبَ امْرَاَةٍ لَّا تَحِلُّ لَهٗ۔ (رواہ الطبرانی۔ ترغیب صفحہ ۳۲۲ ج ۳)

سے لگ جاوے جو کہ اس پر حلال نہیں ہے۔ (اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے)۔

اجنبی عورتوں کو سلام کرنا

(۳۱) لَیْسَ لِلنِّسَاءِ سَلَامٌ وَلَا عَلَیْهِنَّ سَلَامٌ۔ (اخرجه ابونعیم فی الحلیة عن عطاء الخراسانی مُرسلاً (کنز العمال صفحہ ۲۶۳ ج ۸)

(اجنبی) عورتوں کو سلام کرنا اسی طرح (اجنبی) مردوں کو سلام کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کو ابونعیم نے حلیہ میں عطا خراسانی (تابعی) سے مرسلاً روایت کیا ہے)۔

بدنظری

(۳۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِیْ

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ سے دریافت کیا کہ کسی نامحرم عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ

اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ۔
(رواہ مُسلم)

(فوراً) نظر کو ہٹا لو (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)۔

(۳۳) عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)
(مشکوٰۃ شریف)

حضرت حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ مجھ کو باوثوق ذریعہ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھنے والے پر بھی لعنت کی اور اس پر بھی جس کو دیکھا جائے۔ (اس کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)۔

(۳۴) عَنْ عُمَرَؓ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ نِسَاءً مِّنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ قِبَلَکَ یَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح (گورنر شام وفلسطین) کو خط لکھا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کی عورتوں میں سے بعض عورتیں آپ کے اطراف میں مشرکین

مَعَ نِسَاءِ اَهْلِ الشِّرْكِ فَاِنَّهٗ مِنْ قِبَلِكَ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْيِ فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَوْرَتِهَا اِلَّا اَهْلُ مِلَّتِهَا۔
(ق وابن المنذر وابوذر الهروی فی الجامع) (کنز صفحہ ۳۱۴ - ج ۸)۔

کی عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہوتی ہیں تو آپ ان کو اپنی طرف سے نہایت سختی کے ساتھ منع کیجئے کیونکہ کسی عورت کے لئے جو خدا اور رسول اور قیامت کے دن کو ماننے والی ہو یہ جائز نہیں ہے کہ اس کے ستر کو کوئی دیکھے مگر اس کی ہم مذہب (بوقت اضطرار)۔ (اس کو کنز العمال میں بخاری ومسلم کی رمز سے اور ابن المنذر اور ابوذر الہروی کی جامع سے نقل کیا ہے)۔

(۳۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِيْ اَبْدَلْتُهٗ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی اللہ تعالیٰ کی وحی کے ذریعہ) کہ بدنظری ایک زہریلا تیر ہے ابلیس کے تیروں میں سے، جو شخص اس کو میرے ڈر کی وجہ سے چھوڑ دے اس کو ایک ایسی ایمانی

اِيْمَانًا يَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ۔ (رواہ الطبرانی والحاکم من حدیث حذیفۃ وقال صحیح الاسناد۔ (ترغیب صفحہ ۳۱۷ ج ۳)

قوّت عطا کروں گا جس کی شیرینی وہ اپنے دل میں پائے گا (اس کو طبرانی اور حاکم نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند کو صحیح بتلایا ہے۔ ترغیب ۳۱۷ ج ۳)۔

(۳۶) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَةً يَّجِدُ حَلَاوَتَهَا فِيْ قَلْبِهٖ۔ (رواہ احمد والطبرانی والبیھقی) وَقَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اِنْ صَحَّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَّقَعَ بَصَرُهٗ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن یعنی حسن وجمال کو دیکھ کر اپنی آنکھ بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائے گا جس کی حلاوت (شیرینی) وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (اس کو امام احمد اور طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے) اور کہا ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس کی مراد یہ ہے کہ بلا قصد اس کی نظر کسی عورت پر پڑ جائے پھر وہ اپنی

فَيَصْرِفَ بَصَرَهٗ عَنْهَا تَوَرُّعًا۔ (ترغیب صفحہ ۳۱۷ ج ۳)

نظر کو اس عورت سے پرہیز گاری کی نیت سے پھیر لے۔

(۴۷) عَنْ عَلِیٍّؓ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِّلْمَرْاَةِ فَسَكَتُوْا۔ قَالَ فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ لِفَاطِمَةَؓ اَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِّلنِّسَاءِ قَالَتْ لَا يُرِيْنَ الرِّجَالَ وَلَا يَرَوْنَهُنَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آنحضرتؐ نے (سب سے دریافت) فرمایا کہ (بتلاؤ) عورت کے لئے کون سا کام سب سے بہتر ہے اس پر صحابہ خاموش ہو گئے (اور کسی نے جواب نہیں دیا) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے واپس آکر حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر کون سا کام ہے حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں نہ مرد ان کو دیکھیں میں نے یہ جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہؓ میری لخت جگر ہے

(رواہ البزار والدار قطنی فی الافراد)۔

(اس لئے وہ خوب سمجھیں)۔(اس کو بزار نے (مسند میں) اور دار قطنی نے افراد میں روایت کیا ہے)۔

فتنۂ خوشبو

(۳۸) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضؓ (الاشعری) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اِسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِیَجِدُوْا رِیْحَھَا فَھِیَ زَانِیَۃٌ وَکُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ۔ (رواہ النسائی وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما ورواہ الحاکم ایضًا وقال صحیح الاسناد) (من الترغیب والترھیب

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت عطر لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ عورت زنا کار ہے اور ہر آنکھ جو بُری نیت سے غیر محرم کو دیکھے زنا کار ہے۔ (اس کو نسائی نے (سنن میں) اور ابن خزیمہ نے اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور کہا اس کی اسناد صحیح ہے یہ روایت ترغیب و

للمنذری)۔

ترہیب منذری سے ماخوذ ہے)۔

(۳۹) عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَعْدَةَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَتْ اِمْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِهٖ مُتَطَيِّبَةً فَوَجَدَ رِيْحَهَا فَعَلَاهَا بِالدُّرَّةِ ثُمَّ قَالَ تَخْرُجْنَ مُتَطَيِّبَاتٍ فَيَجِدُ الرِّجَالُ رِيْحَكُنَّ وَاِنَّمَا قُلُوْبُ الرِّجَالِ عِنْدَ اُنُوْفِهِمْ اُخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ۔ (عب کنز صفحہ ۳۱۵ ج ۸)

حضرت یحییٰ بن جعدہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے عہد خلافت میں ایک عورت خوشبو لگا کر باہر نکلی جس کی خوشبو حضرت عمرؓ کو محسوس ہوئی تو حضرت فاروقؓ نے اس کو مارنے کے لئے دُرّہ اُٹھایا اور فرمایا تم ایسی خوشبو لگا کر نکلتی ہو جس کی مہک مردوں کو بھی معلوم ہوتی ہے۔ مردوں کے قلوب تو اُن کی ناک کے سرے پر ہیں (یعنی جلدی مائل ہوتے ہیں) میلی کچیلی بغیر خوشبو کے نکلا کرو۔

سفر حج میں پردے کا اہتمام

(۴۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم (ازواجِ

الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا	مطہرات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ	وسلم کے ساتھ حج کو جاتے ہوئے
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	احرام کی حالت میں جب ہمارے
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَاذُوْ	پاس سے سوار (حج کو جانے والے)
بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَھَا	گزرتے تو ہم اپنی چادر اپنے سر کے
مِنْ رَّأْسِھَا عَلٰی وَجْھِھَا	اوپر سے کھینچ کر اپنے چہروں پر لے
فَاِذَا جَاوَزُنَا کَشَفْنَاہُ۔	آتے اور جب ہم آگے بڑھ جاتے
(رواہ ابوداؤد صفحہ ۲۵۴ ج ۱)	تو ہم چہرہ کھول لیتے تھے۔

تشریح :- احرام حج کی حالت میں حالانکہ چہرہ پر نقاب ڈالنا ممنوع ہے مگر غیر محرم مردوں کے سامنے پھر بھی چہرہ چھپانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

(۴۱) اَخْرَجَ اِبْنُ سَعْدٍ	ابن سعد نے ابوہریرہؓ سے
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ	روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ	اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات
وَسَلَّمَ لِنِسَائِہٖ فِیْ	سے حجۃ الوداع میں خطاب کر کے
حَجَّۃِ الْوَدَاعِ ھٰذِہِ الْحَجَّۃُ	فرمایا کہ یہ آخری حج ہے اس کے بعد
ثُمَّ ظُھُوْرُ الْحُصُرِ	سفر سے رُک جانا ہے تو ابوہریرہؓ

قَالَ وَ كُنَّ يَحُجُجْنَ كُلُّهُنَّ إِلَّا سَوْدَةُ رضؓ وَ زَيْنَبُ رضؓ قَالَتَا لَا تُحَرِّكُنَا دَآبَّةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔

(خصائص کبریٰ للسیوطی ج ۲ ص ۲۵۱)

فرماتے ہیں کہ ازواجِ مطہرات میں سے باقی سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی حج کیا کرتی تھیں مگر حضرت سودہؓ اور حضرت زینبؓ دونوں اس حدیث کی وجہ سے فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی سواری ہمیں متحرک نہ کرے گی۔

نامحرم طبیبوں سے علاج معالجہ

(۴۲) عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رضؓ اِسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجِمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اُم سلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگوانے کی اجازت چاہی تو آپ نے ابوطیبہؓ کو حکم فرمایا کہ اُمِّ سلمہؓ کے سینگی لگائے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں ابوطیبہؓ اُم سلمہؓ کے

أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔ (رواہ مسلم ومشکوٰۃ)

دودھ شریک بھائی ہیں یا نابالغ لڑکے تھے (جس کی وجہ سے اُمِّ سلمہؓ کو ان کے سامنے آنے کی اجازت دے دی)۔

تشریح:۔ معلوم ہوا کہ بضرورت علاج اگرچہ غیر محرم کو دکھلانا جائز ہے مگر پھر بھی جہاں تک کوئی محرم معالج مل سکے وہ بہتر ہے۔

اخیر زمانے کی عورتیں

(۴۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْٓ اٰخِرِ اُمَّتِيْ رِجَالٌ يَّرْكَبُوْنَ عَلٰى سُرُجٍ كَاَشْبَاهِ الرِّحَالِ يَنْزِلُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ نِسَآؤُهُمْ

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میری اخیر اُمّت میں کچھ ایسے مرد ہوں گے جو کجاوہ کے مثل زین پر سوار ہوں گے اور مساجد کے دروازوں پر اُتریں گے ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (یعنی کپڑا باریک یا چست ہونے کے سبب ان کا

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ عَلٰى	بدن نظر آئے گا) ان کے سروں پر بالوں
رُءُوْسِهِنَّ كَاَسْنِمَةِ	کا جوڑا ایسا ہو گا جیسے بختی اونٹوں کا
الْبُخْتِ الْعِجَافِ الْعَنُوْهُنَّ	کوہان۔ تم ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ
فَاِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ لَّوْ	ملعون ہیں اگر تمہارے بعد کوئی اور
كَانَ وَرَاۤئَكُمْ اُمَّةٌ	اُمّت ہوتی تو تمہاری عورتیں ان
مِّنَ الْاُمَمِ خَدَمْتَهُنَّ	کی خدمت اسی طرح کرتیں جس طرح
نِسَاؤُكُمْ كَمَا خَدَمَكُمْ	پہلی اُمتوں کی عورتوں نے تمہاری
نِسَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ۔	خدمت کی (یعنی لونڈی بنادی جائیں)۔

(رواہ ابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ والحاکم وقال صحیح علیٰ شرط مسلم) (ترغیب ص۳۷۷ ج ۳)

پردۂ شرعی کی حکمت

پردہ کے متعلق اسلام نے مرد و عورت کے لئے ایسے اُصول بتائے ہیں جن کی پابندی سے ان کی عفّت و عزّت پر حرف نہ آئے اور وہ بدی کے ارتکاب سے محفوظ اور مصئون رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
يَغُضُّوْا مِنْ
اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ
اَزْكٰى لَهُمْ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ
اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا مَا ظَهَرَ
مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ
بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى
جُيُوْبِهِنَّ (الٰى قوله
تعالٰى) وَلَا يَضْرِبْنَ

(ترجمہ) یعنی ایمان دار مردوں سے کہہ
دیجئے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے
دیکھنے سے بچائے رکھیں (یعنی ایسی
عورتوں کو کھلے طور نہ دیکھیں جو شہوت
کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقع پر
نگاہ کو پست رکھیں اور اپنے ستر کی
جگہ کو جس طرح بھی ممکن ہو بچاویں ،
ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں
یعنی بیگانے کے گانے بجانے اور
خوش الحانی کی آوازیں نہ سُنیں، ان
کے حُسن کے قصے نہ سنیں جیسا دوسری
نصوص میں ہے) یہ طریقہ نظر اور دل
کے پاک رہنے کے لئے عمدہ ہے ۔
ایسا ہی ایمان دار عورتوں سے کہہ دیجئے
کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں
کے دیکھنے سے بچائیں (نیز اُن کی پُر
شہوت آوازیں نہ سُنیں جیسا دوسری

بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
زِيْنَتِهِنَّ وَ تُوْبُوْٓا
اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً
وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝
وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ
لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا۔
وَرَهْبَانِيَّةَ ِۨابْتَدَعُوْهَا
مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ
(الىٰ قوله تعالىٰ) فَمَا
رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا۔

نصوص میں ہے) اپنے ستر کی جگہ کو
پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے
اعضا کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور
اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ
گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی
گریبان اور دونوں کان اور سر اور
کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں
رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر
(ناچنے والیوں کی طرح) نہ ماریں
یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی
ٹھوکر سے بچا سکتی ہے اور (دوسرا
طریق بچنے کے لئے یہ ہے کہ) خدا تعالیٰ
کی طرف رُجوع کرو اور اس سے
دُعا کرو تا کہ ٹھوکر سے بچاوے اور
لغزشوں سے نجات دے) زنا کے
قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال
بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہے اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے

اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ زنا نہایت درجہ کی بے حیائی ہے زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزلِ مقصود سے روکتی ہے اور تمھاری اُخروی منزل کے لئے سخت خطرناک ہے اور جس کو نکاح میسّر نہ آوے چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقت سے تن آزار کام لے۔ اور ان لوگوں نے یہ طریق بھی نکالے تھے کہ وہ ہمیشہ عمدًا نکاح وغیرہ سے، دست بردار رہے یا خوجے (مخنّث) بن گئے یا اور کسی طریق سے انھوں نے رہبانیت اختیار کی مگر ہم نے ان پر یہ حکم فرض نہیں کیا اور پھر وہ ان بدعتوں کو بھی پورے طور پر نباہ نہ سکے۔

خدا تعالیٰ کے قول کے عموم میں یہ مضمون کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اگر خدا کا حکم ہوتا اور سب لوگ اس پر عمل کرتے ہوتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو چکتا اور نیز اگر اس طرح پر عفّت حاصل کرنا ہو کہ عضو مردمی کاٹ دیا جائے یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز ثواب کا تمام مدار تو اس بات پر ہے کہ قوّت موجود ہو

اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کر کے ممانعت کی جگہ اس قوّت کے جذبات کا مقابلہ کر کے اور اجازت کی جگہ اس کے منافع سے فائدہ اُٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے اور جس میں بچے کی طرح وہ قوّت ہی نہیں رہی اس کو ثواب کیا ملے گا کیا بچّہ کو عفّت کا ثواب مل سکتا ہے۔ ان آیات میں مع دیگر نصوص کے خدا تعالیٰ نے خُلق احصان یعنی عفت حاصل کرنے کے لئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے کافی علاج بھی بتلا دیئے یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا، کانوں کو نامحرموں کی آواز سُننے سے بچانا، نامحرموں کے قصّے نہ سننا اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں کہ اس فعلِ بد کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا اور اگر نکاح نہ ہو سکے تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوت کا منبع ہے (جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیّر کے الگ نہیں ہو سکتا) ایسی ہے کہ اس کے

جذبات محل اور موقع پاکر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے،
یا اگر باز بھی رہ سکے تاہم سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس
لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو
بلا تکلّف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر بھی
ڈال لیں اور ان کے تمام ناز انداز ناچنا وغیرہ بھی مشاہدہ کریں
لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ
ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سُن لیں اور اُن
کے حُسن کے قصّے بھی سُنا کریں۔ لیکن پاک خیال سے نہیں
بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت
کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر
سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حُسن کے
قصّے نہ سُنیں، نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے، بلکہ
ہمیں چاہئے کہ ان کے سُننے اور دیکھنے ہی سے ایسی نفرت
رکھیں جیسا کہ مُردار سے، تاکہ ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور
ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش
آئیں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل
اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ

اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی اور اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ضرور گناہ کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم بھوکے کتّے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر اُمید رکھیں کہ اس کتّے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی تقریب پیش نہ آوے جس سے یہ خطرات جُنبش کر سکیں۔

اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غضِّ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے۔ اور یہ وہ مُبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدّنی ضرورت میں فرق نہیں پڑے گا۔ یہی وہ خُلق ہے جس کو احصان اور عِفّت کہتے ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید وار ہوں کہ اس رسالہ کو قبول فرمائیں اور سب مسلمانوں کے لئے نافع بنا دیں۔ شاید اس کی برکت سے اس سراپا گناہ، حالِ تباہ کو بھی گناہوں سے بچنے کی توفیق ہو جاوے۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

طبع کردہ:

مکتبہ اصلاح و تبلیغ

میر آباد جامع مسجد روڈ۔ حیدر آباد

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور جو کچھ تم کو رسول دے اس کو لے لو اور جس چیز سے روکے اس سے رک جاؤ (القرآن الحکیم)

اسلامی آداب

یعنی

ان احادیث شریفہ کا اردو زبان میں بامحاورہ سلیس ترجمہ جنمیں زندگی کے مختلف احوال کے آداب بتائے ہیں اور سونے جاگنے کھانے پینے پہننے اوڑھنے، ملاقات کرنے اور چلنے پھرنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔

تالیف

مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری مدظلہ
استاذ الحدیث دار العلوم۔ کراچی

ناشر
مکتبہ اصلاح و تبلیغ
ہیرآباد۔ جامع مسجد روڈ۔ حیدرآباد